مصباح توحید

مولانا سیف الرحمن صاحب الفلاح

عبادت کی اقسام اور دلائل :- آپ اس بات کو خوب جان لیں کہ عبادت کئی اقسام میں منقسم ہے مثلاً رکوع، سجدہ، طواف، نذر، ذبح، استغاثہ، استعانت، حلف، توکل وغیرہ امور سب عبادت کی اقسام ہیں۔

رکوع اور سجدہ کے متعلق فرمانِ ایزدی یوں ہے۔

یا ایها الذین آمنوا ارکعوا و اسجدوا و اعبدوا ربکم و افعلوا الخیر لعلکم تفلحون۔[1]

اے ایمان والو! تم رکوع، سجدہ اور دیگر عبادت اپنے رب کی ہی کرو نیز دیگر نیکی کے کام کرتے ہو۔ امید ہے کہ اس میں تمہاری فلاح اور کامرانی ہوگی۔

نماز اور قربانی اللہ کے لیے کرنے کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

قل ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالك امرت وانا اول المسلمین[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں کو یہ بتلا دیں کہ میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی اور موت سبھی اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے ایسے ہی حکم ہوا ہے۔ ان باتوں کو تسلیم کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

آپ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے پروردگار کی رضا کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی دیں (آپ کو اللہ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے۔ اس لیے آپ دم بریدہ نہیں ہیں بلکہ) آپ کا دشمن دم بریدہ ہے (سورۂ کوثر)

ایک حدیث میں یوں ذکر آیا ہے۔

لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ۔

---

[1] سورۂ حج آیت نمبر ۷۷ ۔ [2] سورۂ انعام آیت نمبر ۱۶۲ و ۱۶۳۔

غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

نذر اور طواف کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق [1]

حاجیوں نے اللہ کے نام پر جو نذریں مانی ہوئی ہیں وہ پوری کریں اور بیت اللہ شریف کا طواف بھی کریں۔

---

[1] سورہ حج آیت نمبر ۲۹ ۔ یعنی غیر اللہ کے نام پر کسی قسم کی نذر نہ دیں اور بیت اللہ شریف کے سوا کسی اور جگہ کا طواف نہ کریں ۔ کیونکہ کسی ولی یا صالح انسان کی نذر ماننا ہرگز جائز نہیں ۔ اسی طرح ان کی قبروں کا طواف بھی منع ہے ۔ جیساکہ جاہل لوگ پیر جیلانی ، حسین احمد ، بدوی اور دسوقی وغیرہ کی قبروں کا طواف کرتے ہیں ۔ یہ صریحاً شرک ہے ۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ۔ اکثر اہل بدعت جاہل صالحین کی نذریں مانتے ہیں ۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جو بعض قبروں کے لیے خلیج عربی سے اپنا مال و دولت بھیجتے ہیں ۔ جو ان کے مجاوروں کے کام آتا ہے اور مزارات کی تعمیر پہ خرچ ہوتا ہے ۔ جیساکہ ہندوستان اور پاکستان سے اکثر جاہل لوگ شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام پر بے شمار مال و دولت خرچ کرتے ہیں ۔ ان کی نذریں مانتے ہیں ۔ اور ان کی قبروں پر اپنا مال بھیجتے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اہل سنت ہیں ۔ لیکن ہندو پاک اور ایران کے شیعہ اپنا مال و دولت نجف ، کربلا ، خراسان اور قم میں اہل بیت کی قبروں کی نذریں مان کر وہاں بھیجتے ہیں ۔ اور مختلف مقامات سے ان قبروں کی زیارت کے لیے دور دراز سے سفر کر کے پہنچتے ہیں اور وہاں جاکر قبروں کا طواف کرتے ہیں اور ان کے سامنے فریاد رسی کی درخواست کرتے ہیں ۔ قضائے حاجات کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور مصیبت سے رہائی کے لیے ان کو پکارتے ہیں حالانکہ یہ ایسے امور ہیں جن کی اللہ کے سوا کسی کو قدرت نہیں جس طرح اولیاء اور صلحاء کی قبروں کی نذریں ماننا جائز نہیں ۔ اسی طرح کوئی مکان یا زمین ان کے نام پر وقف کرنا جائز نہیں ۔ جو شخص غیر اللہ کی نذر مانتا ہے تو اس کا پورا کرنا اس پر واجب نہیں ۔ بلکہ اللہ سے بخشش مانگے اور توبہ کرے اور کلمہ طیبہ پڑھے ۔ کیونکہ وہ غیر اللہ کی نذر مان کر مرتد ہوگیا ہے ۔ اگر اسے اس بات کا علم ہے کہ غیر اللہ کی نذر ماننا شرک ہے ۔

جو شخص کسی ولی کی قبر کے نام پر کوئی زمین وقف کرتا ہے یا کوئی حیوان وقف کرتا ہے تو اس کا وقف باطل ہے ۔ اگر اس نے ایسی وصیت کی ہے تو اس کی وصیت باطل ہے زر یا زمین یا حیوان مالک کی ملکیت میں تصور ہوگا ۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور ان کے لیے نیک کاموں کی ہدایت اور توفیق کا سوال کرتے ہیں ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی نذر اللہ کے لیے ہوتی ہے اور اس کا ثواب اور نیک کو ہوتا ہے ۔ لیکن یہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

غیر اللہ کی حلف اٹھانے کی ممانعت کے سلسلہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

من حلف بغیر اللہ فقد اشرک

جو شخص غیر اللہ کی قسم اٹھاتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

بعض احادیث میں اشرک کے بجائے کفر کا لفظ آیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بات سراسر لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ ولی کو اس کی نذر میں کوئی دخل نہیں۔ اگر اس کا ارادہ صدقہ خیرات کا ہے تو اپنی طرف سے اور اپنے والدین کی طرف سے اور اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے فقراء پر صدقہ کرے نیز اسے یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ اس قبر میں ولی مدفون ہے؟ حالانکہ انسان کے ایمان کا دارومدار اس کے خاتمے پر ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی بظاہر ولی اللہ اور صدیق نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں زندیق اور ملحد ہوتا ہے۔

ان کا جھوٹ اور گمراہی اس بات سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ وہ جانور لے کر قبر کے پاس جاتے ہیں اور وہاں پر ذبح کرتے ہیں۔ جب کوئی آدمی ان کے اس فعل کو برا مناتا ہے اور غلط قرار دیتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں۔ ہم تو اس ولی اللہ کی روح کو اس کا ثواب بھیجتے ہیں۔ حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اس سے ان کا مقصد سراسر دھوکا اور حقائق پر پردہ پوشی ہوتا ہے۔ کیونکہ درحقیقت ان کا ارادہ اس قربانی سے اس قبر والے ولی کی خوشنودی اور رضا ہوتا ہے۔

مزید برآں علمائے کرام نے یہ تصریح کی ہے کہ جہاں پر غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہوں وہاں پر اللہ کے نام پر کوئی جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن ضحاک سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے یہ نذر مانی کہ مقام بوانہ پر جا کر اونٹ ذبح کرے گا۔ پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہاں پر اللہ کے نام کی قربانی کرنا جائز ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دریافت کیا کیا جاہلیت کے زمانہ میں وہاں پر کسی بت کی پوجا ہوتی تھی؟ لوگوں نے عرض کیا ایسی کوئی بات نہیں۔ پھر آپ نے دریافت کیا کیا وہاں پر مشرک لوگ کوئی عید منایا کرتے تھے؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی سے فرمایا تم اپنی نذر کو وہاں پورا کر لو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ایسی نذر پوری کرنے کی ممانعت ہے۔ جس سے اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو۔ ایسی طرح ایسی نذر کا پورا کرنا بھی ضروری نہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہو۔

(ابوداؤد)

غیر اللہ سے استعانت کی ممانعت پر مندرجہ ذیل آیت دلالت کرتی ہے۔

ایاك نعبد و ایاك نستعین۔

الٰہی! ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں یوں ذکر آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

واذا سالت فاسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ۔

جب سوال کرو تو اللہ کی بارگاہ میں کرو۔ جب مدد مانگنا چاہو تو اللہ سے مانگو۔

اللہ سے ڈرنے کے متعلق فرمایا۔

و خافون ان کنتم مومنین[1]

اگر تم مومن ہو تو تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہیئے۔

اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنے سے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

و علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین[2]

اگر تم اللہ کو مانتے ہو تو اس پر توکل کرو۔

اللہ سے خوف وخشیت کے متعلق فرمان ربانی ہے۔

فایای فارھبون[3]

پس مجھ سے ڈرو اور مجھ سے ہی خوف کھاؤ۔

بارگاہِ ایزدی میں استغاثہ اور فریاد رسی کی درخواست کے متعلق اپنے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعك ولا یضرك فان فعلت فانك اذا من الظالمین[4]۔

آپ اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو مت پکاریئے جو آپ کو نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان کرنے پر۔ اگر آپ نے ایسا کیا یعنی غیر اللہ سے فریاد کی تو آپ کا شمار یقیناً ظالم گروہ میں ہوگا۔

یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے جیسا کہ آپ کو نظر آرہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ دنیا اور آخرت میں اپنے حقیقی معبود اور خالق کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو مت پکارے جو دنیا و آخرت میں آپ کا کسی قسم کا نقصان کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور

---

[1] آل عمران آیت نمبر ۱۷۵ - [2] مائدہ آیت نمبر ۲۳ - [3] نحل آیت نمبر ۵۱ - [4] یونس آیت نمبر ۱۰۶ -

نہ نفع پہنچانے پر قادر ہیں۔ یعنی یہ بت جو مشرکوں نے اپنے خدا تصور کئے ہوئے ہیں۔ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ اگر آپ نے ان کو پکارا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے غیر اللہ کو پکارا اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آپ کا شمار ظالم قوم یعنی مشرکوں میں ہوگا۔ یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی شرک کی نجاست سے بالکل محفوظ تھی۔ آپ تو کبیرہ گناہوں سے پاک تھے[1] یہ تو امت کو تعلیم دینے کی غرض سے آپ کو مخاطب کیا گیا ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

وان یمسك الله فلا کاشف له الا هو وان یردك بخیر فلا راد لفضله[2]

اگر اللہ تعالٰے آپ کو کوئی تکلیف دینا چاہیے تو اسے اللہ کے بغیر کسی کو دور کرنے کی ہمت نہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ نے ارشاد فرمایا۔

ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون۔ واذا حشر الناس کانوا لهم اعداءً وکانوا بعبادتهم کافرین[3]

اس سے بڑھ کر اور گمراہ کون ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کو ان کی دعا کا علم نہیں۔ جب قیامت کو سب لوگ اکٹھے ہوں گے تو وہ لوگ جن کی مشرک پوجا کرتے ہیں۔ اس دشمنی کا اظہار کریں گے اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔ (یعنی ایسا کرنے کا ہم نے ان کو قطعاً کوئی حکم نہیں دیا۔)

جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے فریاد رسی کی درخواست کرتا ہے۔ تو وہ بھی غیر اللہ کو پکارتا ہے۔ جیسے کہ وہ کہے اے اللہ کے رسول مجھے اس مصیبت کے پنجے سے رہا کیجیے۔ اے شیخ عبدالقادر یا اے شیخ دسوقی یا۔ اے شیخ رفاعی یا اے شیخ بدوی مجھے اس مصیبت سے نجات دلوائیے۔

غیر اللہ سے استغاثہ اور فریاد رسی کی درخواست کرنے والوں پر دیگر ایسے لوگوں پر یہ آیت بالکل صادق آتی ہے۔ ایک عقل و دانش والا مومن غیر اللہ سے فریاد رسی کی درخواست کیسے کر سکتا ہے؟ حالانکہ وہ ان آیات کی تلاوت کرتا یا سنتا ہے۔

---

[1] بعض علماء کا یہ نظریہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھے۔ چھوٹا بڑا آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ [2] یونس آیت نمبر ۱۰۷۔ [3] سورۃ احقاف آیت نمبر ۵، ۶۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ۔ءالہ مع اللہ قلیلا ۔ ما تذکرون[1]

جب کوئی شخص مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور اللہ کو پکارتا ہے تو ایسے لاچار آدمی کی دعا کو کون قبول کرتا ہے؟ اور اس کی تکلیف کو دور کون کرتا ہے اور زمین میں تمہیں ایک دوسرے کے جانشین کون بناتا ہے؟ ایک اللہ کے سوا کوئی ایسا معبود ہے جسے یہ کام کرنے کی ہمت ہو؟ ۔ (ہم تم کو سمجھانے کی کوشش تو بہت کرتے ہیں لیکن تم ہماری نصیحت کو برائے نام قبول کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ مشرکین عرب وغیرہ اس بات کے قائل تھے کہ مصیبت زدہ کی مصیبت اللہ ہی دور کرتا ہے ۔ اور لاچار کی دعا بھی وہی قبول کرتا ہے ۔ کسی اور کو ایسا کام کرنے کی ہمت ہرگز نہیں اللہ نے ان پر یہ حجت قائم کی ہے کہ جب سب کام اللہ ہی کرتا ہے ۔ تو پھر تم نے اللہ کے سفارشی کیوں بنا رکھے ہیں؟ اسی لیے استفہام انکاری کے طور پر فرمایا "ءالہ مع اللہ" کیا اللہ کا کوئی شریک بھی ہے ۔؟ بھی ایسا کوئی شخص نہیں جو لاچار اور مصیبت زدہ کی دعا کو قبول کرے اور مصیبت رفع کرے۔

طبرانی نے یہ حدیث بمع سند بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں ایک منافق مومنوں کو ایذا رسانی کیا کرتا تھا۔ کسی نے کہا چلو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں ۔ اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ اس منافق نے ہمیں بہت تنگ کیا ہوا ہے ۔ آپ ہماری فریاد رسی کریں ۔ ان کی یہ بات سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

انہ لا یستغاث بی وانما یستغاث باللہ ۔

یعنی فریاد رسی کی درخواست مجھ سے نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرنی چاہیے۔

سجدہ، رکوع اور نذر غیر اللہ کا حکم جو شخص کسی زندہ یا مردہ کو رکوع یا سجدہ کرتا ہے یا غیر اللہ کے نام کی نذر مانتا ہے یا ان کے نام پر یا درختوں اور چشموں کے نام پر کوئی جانور ذبح کرتا ہے ۔ یا کسی نبی یا ولی کی قبر کا طواف کرتا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبر یا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی قبر یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ یا

[1] سورہ نمل آیت نمبر ۶۲۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یا موسیٰ رضا یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ یا بدوی اور رفاعی وغیرہ کی قبر کا طواف کرتا ہے۔ یا دکھ اور تکلیف کے موقعہ پر ان سے درخواست کرتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے۔ اے اللہ کے رسول مجھے اس مصیبت سے بچائیے۔ اے اللہ کے رسول میری یہ مصیبت دور فرمائیے اے شیخ عبدالقادر جیلانی میری مدد کیجئے۔ یا غیر اللہ سے ایسی شے طلب کرے جس پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں۔ مثلاً کسی بیماری سے تندرستی حاصل کرنے کے لیے درخواست کرے یا کسی مفرور کی واپسی کے متعلق درخواست کرے یا اس سے لڑکا طلب کرے یا اسے رزق کی فراوانی حاصل ہو یا اس کی مصیبت دور ہو یا ان کی مثل کوئی اور امر ہو جو کسی مخلوق کے اختیار میں ہرگز نہیں تو ان افعال میں سے کوئی فعل بھی غیر اللہ کے نام پر کرنے والا مشرک ہے اور یہ بہت بڑا مشرک ہے۔ اس کی معافی توبہ کے بغیر ہرگز نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

ان اللہ لا یغفران یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء و من یشرک باللہ فقد افتریٰ اثما عظیماً [1]

اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ دیگر گناہ جس کے چاہیے گا۔ وہ معاف کر دے گا جو شخص اللہ کا شریک بناتا ہے وہ تو بہت بڑا مجرم ہے۔

---

[1] سورۂ نساء آیت نمبر ۴۸۔

[2] شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔ شرک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کا نام شرک اکبر اور دوسری کا شرک اصغر جو شخص دونوں قسم کے شرک سے بچا رہا تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ جو شخص شرکِ اکبر کا ارتکاب کرتا ہوا مر گیا۔ وہ یقیناً جہنم کا ایندھن بنے گا۔ لیکن جو شخص شرک اکبر سے محفوظ رہا اور شرک اصغر میں بتلا رہا تو اگر اس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی تو وہ بھی جنت کا مستحق ہوگا۔ اگر شرکِ اکبر سے بچا رہا لیکن شرکِ اصغر میں کثرت سے مبتلا رہا حتیٰ کہ اس کی برائیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا شرک کی وجہ سے انسان کا مواخذہ ہوگا۔ خواہ شرک اکبر ہو یا اصغر۔ ہاں البتہ شرک اصغر جو قلیل ہوگا تو اس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔ شرک اکبر جیسے غیر اللہ کے نام پر نذر دینا یا سجدہ کرنا اور شرک اصغر جیسے ریاکاری اور غیر اللہ کی قسم وغیرہ جبکہ اللہ کی تعظیم کی طرح مخلوق کی تعظیم کرنا مقصود نہ ہو۔ اگر اس کی تعظیم کی طرح تعظیم مقصود ہو تو یہ شرک اکبر ہے۔

(تیسیر العزیز الحمید)

اگر وہ کام مخلوق کے اختیار میں ہو تو اس میں مدد طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مثلاً آپ اس حاجت پوری کرنے میں اس کی مدد کریں یا اسے غرق ہونے یا جلنے سے بچائیں یا ایسے دیگر امور۔

اللہ کی عبادت کا حکم :- اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایسی آیات کثرت سے بیان کی ہیں جو اللہ کی عبادت کا حکم دیتی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون[1]

لوگو ! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے تمام لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تمہارے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہو جائے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا۔[2]

تیرے پروردگار کا یہ قطعی حکم ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا (سورۃ اسرا آیت ۲۳)

تیرے رب کا یہ قطعی حکم ہے کہ اس کے بغیر کسی کی عبادت مت کرو۔ اور والدین سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

نیز جن معبودانِ باطلہ کو مشرک پوجتے تھے اس امید پر کہ شاید یہ کسی مصیبت کے وقت کام آئیں یا کوئی نفع پہنچائیں، ان کی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو اپنے نفع و نقصان پر قادر نہیں چہ جائیکہ تمہاری مدد کریں۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے۔

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ ۔ ضعف الطالب والمطلوب[3]

اللہ کو چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہو اگر وہ سارے اکٹھے ہو کر ایک مکھی بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکیں گے۔ (مکھی بنانا تو بہت بڑا کام ہے۔ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو ان کو اس سے چھڑانے کی ہمت نہیں۔ نہ مانگنے والے اور جن سے وہ مانگتے ہیں سب کمزور ہیں۔ (یہ کسی کام ہرگز نہیں آئیں گے)

اللہ تعالیٰ نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ نفع نقصان میری قدرت میں ہے فرمایا۔

---

[1] سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۱ ۔ [2] سورۂ نساء آیت نمبر ۳۶ [3] سورۂ حج آیت نمبر ۷۳ ۔

وان یمسسك اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردك بخیر فلا راد لفضلہ[1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر اللہ آپ کو تکلیف میں مبتلا کرنا چاہیئے تو اس تکلیف کو اللہ کے بغیر کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اگر اللہ بھلائی (آرام و سکون) پہنچانا چاہیئے تو اس کے فعل کو کون روک سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پہ عیسائیوں کو ڈانٹ ڈپٹ کی ہے کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پجاری بن گئے۔ چنانچہ فرمایا۔

واذ قال اللہ یٰعیسیٰ بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ قال سبحانك ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق۔ ان کنت قلتہ فقد علمتہ۔ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت علام الغیوب۔ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید[2]

قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کرے گا۔ کہ کیا لوگوں کو تم نے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو اپنا معبود تصور کرو اور ہماری عبادت کرو؟ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارگاہ ایزدی میں عرض کریں گے کہ الٰہی تیرا کوئی شریک نہیں تو ہر قسم کے شریک سے پاک ہے۔ یہ بات میری شان کے خلاف ہے کہ میں ایسی بات کہوں جو سراسر غلط ہو۔ (بالفرض محال)

اگر میں نے کوئی ایسی بات کہی ہے تو یا الٰہی مجھے اس کا علم ہے۔ تو تو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے لیکن میں تیری ذات کے بھیدوں سے واقف نہیں ہوں۔ یہ صرف تیری ہی صفت ہے کہ تو ہر قسم کی غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔ الٰہی! میں نے عیسائیوں کو وہی کچھ کہا جس کا تو نے مجھے حکم فرمایا یہ کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ جب تک میں ان میں رہا ہوں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ لیکن جب تو نے مجھے فوت کر دیا تو پھر ان پر تو نگہبان تھا۔ تو تو ہر شے پر گواہ ہے اور ہر جگہ حاضر ہے۔

دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نصاریٰ کی عبادت سے کیسے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے تو ان کو وہی کچھ کہا تھا جس کا یا الٰہی تو نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ تم اللہ کی عبادت کرو

---

[1] سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۷ - [2] سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۱۶، ۱۱۷ -

جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو خوب جانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا اور نہ انہوں نے اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ لیکن ان آیات بیان کرنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت جائز نہیں حالانکہ وہ اللہ کے رسول تھے بلکہ ان کی عبادت کرنا عین شرک ہے تو دیگر اولیاء اور صلحاء، درختوں اور غاروں وغیرہ کی عبادت کیسے جائز ہو سکتی ہے ؟؟؟۔

کیا ان گمراہ لوگوں نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا جو سید المرسلین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو[1]

اگر اللہ تعالیٰ آپ کو تکلیف دینا چاہے تو اسے اس کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تکلیف کو رفع کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تو دیگر صالحین لوگوں کی تکلیفیں کیسے ہٹا سکتے ہیں ؟ کیا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا علم نہیں ؟

ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ۔ ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون[2]۔

وہ تم کو یہ حکم نہیں دیتا کہ تم اللہ کو چھوڑ کر فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب تصور کرو۔ اچھا یہ بتلاؤ کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام لانے کے بعد تمہیں پھر کفر کرنے کا حکم دے۔

کیا اللہ نے یہود و نصاریٰ کو اس بات پر سرزنش نہیں کی کہ انہوں نے علماء اور درویشوں کو اپنا رب تصور کر لیا اور اللہ کو چھوڑ دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الھا واحدا لا الہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون[3]۔

یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور درویشوں کو اپنا رب تصور کر لیا اور اللہ کو چھوڑ دیا نیز مسیح بن مریم کو اپنا رب تصور کیا۔ حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ صرف ایک معبود کی عبادت

---

[1] سورۂ یونس آیت نمبر ۱۰۷ [2] سورۂ آل عمران آیت نمبر ۸۰۔

[3] سورۂ توبہ آیت نمبر ۳۱۔ امام احمد رحمہ اللہ نے ایک روایت بیان کی ہے جس کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے کہ حضرت عدی بن حاتم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گزارش کی کہ ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے۔ یہ بات سن کر آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا وہ اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام نہیں ٹھہراتے

کریں۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی ہستی عبادت کے لائق نہیں۔ یہ لوگ جو اللہ کے شریک بناتے ہیں اللہ ایسے شریکوں سے پاک ہے۔ اس کی ذات یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ا۔ جس کی وجہ سے تم بھی ان کو حرام تصوّر کرتے ہو اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حلال نہیں ٹھہراتے جس کی وجہ سے تم بھی ان کو حلال ٹھہراتے ہو؟

میں نے عرض کی جی ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے۔

آپؐ نے فرمایا بس اسی کا نام ان کی عبادت ہے۔

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ علماء اور درویشوں کی عبادت جو یہود و نصاریٰ کرتے تھے اس سے مراد اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرنے اور حرام اشیاء کو حلال تصور کرنے میں ان کی اطاعت کرنا ہے اور یہ اطاعت اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی پر منتج ہے

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مختصر طور پر مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ائمہ کی تقلید کرتے ہیں تو وہ اپنے علماء کو رب تصور کرتے ہیں یعنی اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال تصوّر کرتے ہیں۔ اور حلال کو حرام تصوّر کرتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

ا۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کے علماء اور درویشوں نے اللہ کا دین بدل دیا پھر اس کے احکام کی تبدیلی میں ان کے پیروکار بن گئے اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال اور حرام کردہ اشیاء کو حلال تصوّر کیا۔ انہوں نے اپنے سرداروں اور رئیسوں کی پیروی کرتے ہوئے ایسے کیا۔ یہ کفر ہے۔ ان لوگوں نے اپنے علماء اور رؤساء کو اللہ اور اس کے رسول کا شریک بنایا خواہ وہ ان کی نماز پڑھتے تھے نہ ان کو سجدہ کرتے تھے۔

۲۔ وہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حرام اور حلال کردہ اشیاء کو حلال تصوّر کرتے تھے۔ لیکن اللہ کی نافرمانی میں انکی اطاعت پر بضد تھے۔ جیسا کہ ایک مسلمان کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اسے گناہ تصور کرتا ہے۔ تو ان لوگوں کا معاملہ دیگر اہلِ معاصی کا ہے۔ کسی مجتہد کے مقلدوں کا بھی یہی حکم ہے۔ جو قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی نص کی خلاف ورزی کرتے ہیں جو ان کے مذہب کے خلاف ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ اپنے مذہب پر منجمد ہو کر رہ جاتے ہیں۔ تعصب کا مادہ ان کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمارے مذہب کا امام ہم سے زیادہ عالم فاضل ہے۔ ان کے علماء قرآنی آیات کی تاویلیں اپنی خواہشات اور ہوائے نفس کے مطابق کرتے ہیں۔ ایک صحیح حدیث کو رد کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ حدیث ہمارے امام کے نزدیک صحیح نہ ہو یا ممکن ہے کہ یہ منسوخ ہو چکی ہو یا اس کا حکم مخصوص ہو۔ لیکن ہمیں اس کا علم نہ ہو نیز اس طرح کے دیگر عذر لنگ پیش کرتے ہیں۔ اور بہانے بناتے ہیں۔ کیا ان لوگوں کو اس آیت شریفہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کا علم نہیں کہ اللہ نے فرمایا ہے۔

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلاً ما تذکرون۔

(سورۃ اعراف آیت ۳)

تم اپنے پروردگار کی طرف نازل شدہ کتاب (قرآن مجید) کی پیروی کرو۔ اسی کو چھوڑ کر اپنے کسی دوست اور بزرگ کی پیروی مت کرو۔ ہم تمہیں سمجھانے کی کوشش تو بہت کرتے ہیں لیکن تم برائے نام نصیحت حاصل کرتے ہو۔

نیز اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر۔ ذالک خیرو احسن تاویلاً (نساء ع ۸)

اگر دین کے کسی معاملہ میں تمہارا آپس میں جھگڑا پیدا ہو جائے تو تو نزاع کو ختم کرنے کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرو۔ (یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ کام تمہارے لیے بہت اچھا ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہوگا۔

علاوہ ازیں وہ ائمہ جو علم وفضل میں کمال رکھتے تھے انہوں نے اپنی تقلید اور دیگر ائمہ کی تقلید سے سختی سے منع کیا۔ ہماری کلام ایک ناخواندہ اور عاجز یا ایسے شخص کے متعلق نہیں جسے کوئی دلیل نہیں مل سکی۔ کیونکہ ایسا شخص اگر کسی امام کی تقلید کرتا ہے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ہماری بات تو اسی شخص کے متعلق ہے جو عالم فاضل ہے جو قرآنی آیات اور احادیث کو خوب سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ یا اپنے مذہب کے خلاف ایسے دلیل مل جاتی ہے۔ خواہ اسے زیادہ معلومات نہیں ہیں تو ایسے شخص کا ایک صریح لغو کو چھوڑ کر اپنے امام کی تقلید کرنے پر کوئی عذر اور معذرت ہرگز قابلِ قبول نہ ہوگی۔